اسلام سچا مذہب ہے جو قیامت تک انسانی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے قائم کیا گیا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍ دسمبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ہم جو مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں ہمارے لئے خاص طور پر یہ سوچنے کی بات ہے کہ ہم اسلام کو کیوں مانتے اور قبول کرتے ہیں؟ اسلام پر، قرآنِ عظیم کی شریعت پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمارا ایمان اس وجہ سے ہے اور ہم اپنے دل سے اور اپنی روح کے ساتھ اسلام پر اِس لئے ایمان لاتے ہیں کہ اس میں بنیادی طور پر دو ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جن کی رو سے اس کا انکار ایک عقلمند کے لئے ممکن ہی نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآنِ عظیم کی شریعت اپنی تعلیم کے لحاظ سے ایک کامل اور مکمل شریعت ہے۔ شریعت کو انسان کی ہدایت کے لئے جو تعلیم دینی چاہیئے وہ کامل اور اتم طور پر اسلامی شریعت میں پائی جاتی ہے چونکہ اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ سے قیامت تک کے انسانوں کے تمام مسائل کو حل کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس لئے قرآن عظیم کی تعلیم اس لحاظ سے کامل ہے کہ کوئی نیا زمانہ انسان کے سامنے کوئی ایسے نئے مسائل نہیں رکھتا جن کے متعلق اسلام انسان کی رہنمائی نہ کرتا ہو چنانچہ قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ (یوسف:۱۱۲) ہے ہر زمانہ کی ضرورتوں کو کھول کر بیان کر دیتا ہے اس کے آگے دو پہلو بیان کئے۔ ایک تفصیل اس معنی میں کہ قرآنِ عظیم کی اس کامل شریعت کے

بہت سے علوم بیّن ہیں ظاہر ہیں یعنی قرآن عظیم ایک معنی سے کتاب مبین ہے اور ایک اس معنی میں تفصیل ہے کہ جو مسائل ابھی انسان کو پیش نہیں آئے اور چھپے ہوئے ہیں اور جن کا تعلق آئندہ زمانوں کے ساتھ ہے۔قرآنِ عظیم کا یہ دعویٰ ہے کہ آنے والے زمانوں میں ان چُھپے ہوئے اسرارِ قرآنی کو ظاہر کرنے کا سامان اللہ تعالیٰ نے اس شریعت میں کیا ہے اور کیا ہے مطہرّین کے گروہ کے ذریعہ کیونکہ جب یہ کہا فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ (الواقعة:۷۹) تو ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعة:۸۰) مطہّرین کا ایک گروہ پیدا ہوتا رہے گا جو اپنے اپنے وقت میں، اپنے اپنے زمانہ میں، اپنے اپنے علاقہ میں اُس زمانے اور علاقے کی ضروریات کے لئے اسلامی ہدایت جو اس سے پہلے ظاہر نہیں ہوئی تھی اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر انسان کو سکھائیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا جس سے یہ ثابت ہوگا کہ یہ دعویٰ کہ اسلام اپنی تعلیم کے لحاظ سے ایک مکمل اور اتم مذہب ہے ایک سچا دعویٰ ہے کیونکہ اس نے کسی زمانہ میں بھی انسان کی ہدایت کو نظر انداز نہیں کیا۔ یہ دعویٰ کہ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ۔ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ سے تصدیق حاصل کرے گا اور اس سے یہ ثابت ہوگا اور یہ پتہ لگے گا کہ یہ قرآنِ عظیم تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الواقعة:۸۱) ہے۔ وہ خدائے واحدویگانہ جو ربّ العالمین ہے، جو اس یونیورس، اس عالمین کی ربوبیت کرنے والا ہے، قرآنی تعلیم اُس کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

اس وقت ساری دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کے سامنے جب مذہب کی بات کی جائے تو کہتے ہیں تم لوگوں نے کیا دقیانوسی باتیں شروع کر دی ہیں زمانہ آگے نکل گیا اور تم قرآنی باتیں کر رہے ہو۔ غرض ایسے لوگ کہتے ہیں وہ شریعت جو چودہ سو سال قبل نازل ہوئی تھی وہ ہمارے زمانہ کے مسائل کو کیسے حل کرے گی؟ اگر چودہ سو سال قبل نازل ہونے والی شریعت رب العالمین کی طرف سے نازل نہیں ہوئی تھی تو ان کا یہ اعتراض، اُن کا یہ دعویٰ اور اُن کا یہ موقف درست ہے لیکن قرآن عظیم نے یہ اعلان کیا کہ میں رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہوں جس کا علم مستقبل پر بھی حاوی ہے۔ قیامت تک کا زمانہ تو ایک مختصر سا وقت ہے۔ قیامت تک کا جو زمانہ ہے اسی پر بس نہیں کیونکہ زمانے تو اس سے بھی آگے پھیلے ہوئے

ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر زمانہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

پس رب العلمین خدا کی طرف سے یہ کلام نازل ہوا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ قیامت تک ہر زمانہ اور ہر مقام پر خدا تعالیٰ کے مطہّر بندے پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس دعویٰ کے مطابق ہم نے یہ نظارہ دیکھا کہ جو کہا گیا تھا وہ پورا ہوا چنانچہ قرآن کریم کے اسرارِ روحانی کو وقت کے تقاضا کے مطابق اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔ گویا اس معنی میں ہم ایمان لائے ہیں کہ قرآن کریم اکمل اور اتم تعلیم لایا ہے۔

اس تعلیم کے مقابلہ میں ایک تو مذاہب ہیں۔ مذاہب کے ساتھ جب ہم اس تعلیم کا موازنہ کریں تو اوّلاً وہ مذاہب جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قبل دنیا کی طرف آئے تھے اُن کے ساتھ ہمیں اس کا موازنہ کرنا پڑتا ہے لیکن اکمل اور اتم تعلیم کا یہ مطلب نہیں کہ ضمنی طور پر یا نسبتی لحاظ سے اسلامی شریعت پہلے مذاہب کے مقابلہ میں اچھی ہے بلکہ ہر ازم، ہر خیال اور ہر School of Thought کے مقابلہ میں بھی ہر پہلو سے اسلامی تعلیم اکمل اور اتم ہے۔ یہ اُن لوگوں کے موقف کے مقابلہ میں بھی اکمل اور اتم ہے جن کا خیال یہ ہے کہ چودہ سو سال پرانی تعلیم آج کے زمانہ کے لئے نہیں ہے لیکن ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ وہ اس کو ثابت کرے۔ خود قرآن کریم نے اعلان کیا کہ یہ ہر شخص کا کام نہیں ہے بلکہ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کی رُو سے اسلام کے اندر ایک ایسا نظام قائم کر دیا گیا ہے جس میں مطہّرین کے گروہ پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اُن کے ذریعہ سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ اسلام ہر زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

پس ایک تو ہم اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اس معنی میں کہ اسلام اپنی تعلیم کے لحاظ سے اکمل اور اتم ہے دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں ہی نہیں بلکہ ہر موقف کے مقابلہ میں بھی۔ مذہب سے باہر بھی تو ایسے Schools of Thought ایسے اِزم ہیں اور ایسے موقف انسان نے اختیار کئے ہیں اور انہوں نے کہا ہماری عقل ایسے اصول بنائے گی جو ہمارے مسائل حل کرے گی ’’اور ہماری استعدادوں کی ارتقاء کے سامان پیدا کرے گی۔‘‘ دراصل یہ تخیل اور یہ الفاظ جو مَیں نے بیان کئے ہیں یہ اسلام کے ہیں اُن کے تو دماغ میں بھی کبھی یہ نہیں آیا تھا۔ اَب جب احمدیت نے ان اصطلاحات اور ان باتوں کو بیان کرنا شروع کیا ہے تو احمدیت کی

نقل میں اب باہر والوں نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا ہے لیکن اس سے پہلے اُن کا جو لٹریچر ہے مثلاً اشتراکیت ہے یہ بھی ایک اِزم ہے اسے کمیونزم کہتے ہیں یا انسان کے دوسرے عقلی موقف ہیں (موقف مَیں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ مذہب نہیں ہیں۔ مذہب کا نام لینا بھی وہ پسند نہیں کرتے۔ ہم اُن کو بدمذہب بھی نہیں کہہ سکتے ویسے دنیا میں بدمذاہب بھی ہیں لیکن) اس وقت میری مراد وہ لامذہب دماغ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی عقل اُن کی بھلائی کے سارے سامان پیدا کر سکتی ہے حالانکہ ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اُن کی عقل اُن کی بھلائی کے سارے سامان پیدا کرنے میں ناکام ہو چکی ہے اور یہ مسئلہ محض علمی نہیں رہا بلکہ عملاً یہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔

بہرحال یہ تو ایک لمبی تفصیل ہے اس وقت مَیں یہ بات جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ ہم جو مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے ہیں ہم اسلام کو اس معنی میں ایک سچا اور حقیقی مذہب مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت تک کے انسانوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے قائم کیا۔ اس نے ہر زمانے اور ہر مکان کے جو مسائل ہیں ان کو سلجھانے کے لئے اور لوگوں کی رہنمائی کے لئے تعلیم دی ہے یہ ایک حقیقت ہے جس پر ہر ایک احمدی ایمان لاتا ہے۔

دوسری چیز جو ہمارے ایمان کے مطابق بنیادی طور پر اسلام میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام کی زندہ برکات کبھی ختم نہیں ہوتیں، کسی زمانہ میں بھی ختم نہیں ہوتیں۔ اِس کے انوار اور برکات اور انسان پر ظاہر ہونے والے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے معجزانہ جلوے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ علمی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کا دماغ کچھ ایسا بنایا ہے کہ وہ سوفسطائی طریقوں پر سچی بات کو غلط بیان کرنے اور غلط تسلیم کر لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور پھر اگر کوئی سمجھدار آدمی اس کے حالات کے مطابق اُس سے بات کرے تو اس سے منوا بھی سکتا ہے یا اس کو خاموش بھی کروا سکتا ہے لیکن بہرحال جہاں تک بنیادی تعلیم کا سوال ہے عقل اس میں وسوسے ڈال سکتی ہے اور ڈالتی ہے۔ اسی واسطے وسوسے ڈالنے والوں کی پناہ مانگنے کی دعا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سکھائی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی معجزانہ قدرتوں کے جو جلوے ہیں اُن کو انسانی عقل غلط قرار نہیں دے سکتی اور نہ اُن کو Explain کر سکتی ہے اور نہ اُس کی وجہ بیان کر سکتی

ہے کہ یہ کیا اور کیوں ہو گیا۔ ہم نے بڑے بڑے ماہرین علوم سے باتیں کیں لیکن اس معاملے میں آ کر انہوں نے خاموشی اختیار کر لی۔

مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا ایک روسی سائنسدان ٹی۔آئی کالج میں آئے۔مَیں اس وقت پرنسپل تھا جب مَیں نے ان کو یہ بتایا کہ لینن کو بھی پتہ نہیں تھا روس میں کیا ہونے والا ہے لیکن جماعت احمدیہ کو پتہ تھا کہ روس میں کیا ہونے والا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً یہ بتایا گیا تھا کہ وہاں ایک انقلاب آنے والا ہے اور یہ اس وقت بتایا گیا تھا کہ ابھی لینن نے اپنے ساتھیوں سے سر جوڑ کر بات ہی نہیں کی تھی۔ تاریخ کے حوالے ہمارے پاس موجود ہیں کہ انہوں نے پہلی بار جب میٹنگ کی اور سر جوڑا اور ایک منصوبہ تیار کیا کہ وہ روس میں جا کر اس سکیم کو چلائیں گے۔ اُن کی اس پہلی میٹنگ سے بہت پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتا دیا تھا کہ روس میں ایک انقلاب آ رہا ہے اور وہ بڑا زبردست انقلاب ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں اس کی بڑی تفصیل بتائی گئی ہے۔

پھر جہاں تک اسلامی انوار و برکات کا تعلق ہے کوئی دہریہ نہ سمجھ لے کہ میں اپنی طرف سے بیان کر رہا ہوں یہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ اسلامی شریعت اکمل اور اتم ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدة: ۴)

اور جو معجزات اور برکات اور انوار اور خدا تعالیٰ کے ایسے جلوے ہیں جن کو انسانی عقل Explain نہیں کر سکتی۔ اُن کی وجہ نہیں بیان کر سکتی کہ یہ کیا ہو گیا۔ اس کے بھی متعلق قرآن کریم کی متعدد آیات میں ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰمٓ السجدة: ۳۱)

ملائکہ کا نزول قرآن کریم کے محاورے میں کئی معانی میں آتا ہے ایک یہ ہے کہ وہ آئندہ کی خبریں دیتے ہیں۔ ایک اس معنی میں آتا ہے کہ ملائکہ آ کر تسلی دیتے ہیں۔ اسی لئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دنیا میں ایک شور بپا ہے کہ یہ شخص کافر ہے اور خدا کے فرشتے میرے کان میں آ کر یہ کہتے ہیں کہ تم گھبراؤ نہیں خدا تمہارے ساتھ ہے۔ پس تسلی دینے کے لئے ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور یہ بھی انوار کے اندر شامل ہے اور اس کی بڑی لمبی تفصیل ہے۔ میں اس کی چند مثالیں دوں گا تاکہ بچے بھی سمجھ جائیں کہ اس سے ہماری کیا مراد ہے۔ پہلے نوشتوں میں تھا کہ مہدی کے زمانہ میں بچے بھی نبوت کریں گے مگر یہ نبوت اصطلاحی معنوں میں نہیں بلکہ اس لغوی معنی میں ہے کہ ان کو بھی سچی خوابیں آئیں گی چنانچہ جب ۱۹۷۴ء میں جماعت پر پریشانی اور ابتلاء کے دن تھے تو دوست مجھ سے ملنے کے لئے آتے تھے۔ مَیں اُن کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم بتاتا تھا، اُن کو صبر کی تلقین کرتا تھا۔ انہیں وعظ کرتا تھا کہ مسکراتے رہو کیونکہ تمہاری مسکراہٹوں کا منبع خدا تعالیٰ کا پیار ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا پیار تمہیں حاصل ہے تمہاری مسکراہٹیں تم سے چھینی نہیں جاسکتیں۔ مَیں انہیں کہا کرتا تھا صبر کرو اور غصہ میں نہ آوٴ۔ ہم نے ساری دنیا کے دل پیار سے جیتنے ہیں کسی کے خلاف کوئی ایذاء رسانی کی بات نہیں کرنی نہ زبان سے اور نہ ہاتھ سے ایذاء پہنچانا ہے۔ خیالات بھی ایسے نہیں ہونے چاہئیں انسان کے خیالات پاک ہونے چاہئیں۔ اُس وقت ملاقات کے لئے آنے والوں میں بچے بھی ہوتے تھے چنانچہ کئی بار مَیں نے بچوں سے پوچھا بتاؤ تم کو کبھی سچی خواب آئی؟ تو بچے کھڑے ہو جاتے کہ ہاں۔ اُن کی سمجھ اور عقل کے مطابق آئندہ کی بات بتا دی جاتی ہے جو انسان کا کام ہی نہیں مثلاً کسی دیہاتی بچے کو خواب میں یہ بتایا جائے کہ تیری بھینس جو بچہ دینے والی ہے وہ کٹّی ہوگی کٹّا نہیں ہوگا۔ اب کون انسان یہ بتا سکتا ہے اور جب اس کی خواب پوری ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خواب میں اُسے جو علم دیا گیا ہے اس کا منبع اور سرچشمہ علّام الغیوب کی ذات ہے۔ پس جب گھر کے بچوں کو، عورتوں کو اور مردوں کو اُن کی عقل اور سمجھ کے مطابق ان کو تسلی دینے کے لئے سچی خوابیں آ رہی ہوں تو اُن کو دنیا کا شور و شر کیا پریشان کر سکتا ہے، بالکل پریشان نہیں کر سکتا۔ پس ہم اسلام پر اس معنی میں ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار انوار اور برکات اور معجزانہ قدرتوں کے جلوے اسلام کے اندر بھرے ہوئے ہیں جو صرف اس کے طفیل مل سکتے ہیں اور وہ ہر زمانہ میں اس طور پر ملتے ہیں کہ دنیا کا کوئی اور مذہب

یا دنیا کا کوئی اور موقف (مَیں نے موقف کے بارہ میں بتا دیا ہے کہ اس سے میری کیا مراد ہے) اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ اسلام کے متعلق یہ دو بنیادی صداقتیں ہیں جو ہمیں بتائی گئی ہیں اور ہم صدقِ دل سے ان پر ایمان لاتے ہیں۔

مگر یہ تھی تمہید اور اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے اور ہر احمدی کو نکالنا چاہیئے وہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس اکمل اور اتم دین کے جو علوم ہیں ان سے واقفیت ہمارے بڑوں کو، عورتوں کو اور بچوں کو حاصل کرنی چاہیئے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ اسلامی تعلیم کے مقابلے میں کوئی اور مذہب ٹھہر نہیں سکتا یا صرف یہ کہہ دینا کہ اسلامی تعلیم کے مقابلے میں کمیونزم یا دوسرے اِزم کھڑے نہیں رہ سکتے یہ تو کافی نہیں ہے۔ ہمارے ہر بڑے اور چھوٹے، ہر مرد اور عورت اور ہر جوان اور بچے کو علیٰ وجہ البصیرت اس کا علم ہونا چاہیئے کہ یہ بات درست ہے اسلامی تعلیم کی ہر خوبی اس کے سامنے آنی چاہیئے۔ آج کے کئی مسئلے ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے اتنی تفصیل سے ہدایت دی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے مثلاً آج کی دنیا کا ایک بہت بڑا مسئلہ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ (Industrial Development) (یعنی صنعتی ترقی) سے تعلق رکھتا ہے۔ اب دنیا میں کارخانے بن گئے، مزدور اکٹھے ہو گئے اور نئے نئے مسائل پیدا ہو گئے۔ آج سے پانچ سو سال پہلے نہ اس طرح مزدور اکٹھے ہوتے تھے اور نہ مسائل پیدا ہوتے تھے مگر قرآن کریم کا یہ کمال ہے کہ وہ اس مسئلہ کی تفصیل میں گیا۔ مَیں نے اسلامی اقتصادیات اور اس کے فلسفہ کے متعلق خطبات دیئے تھے وہ چھپے ہوئے موجود ہیں۔ اُن میں مثال کے طور پر مَیں نے بہت سی آیات کو پیش کیا تھا اور ان کی تفسیر بیان کی تھی چنانچہ مَیں نے بتایا تھا کہ قرآن کریم کی بعض آیات سے یہ استدلال بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ صاحب اختیار ہیں اُن کو کارخانے لگانے کی اجازت کِن اصول پر دینی چاہیئے۔ اسلام نے وہ اصول بتائے ہیں اور تفصیل میں جا کر ہماری رہنمائی کی ہے لیکن یہ جو مختلف اِزم ہیں مثلاً کمیونزم ہے اس کا بڑا چرچا ہے بعض دفعہ نوجوان طبقہ بھی تھوڑا سا بہک جاتا ہے کیونکہ اس کو سمجھ نہیں آتی۔ اشتراکیوں نے دو اعلان کئے اور بظاہر یہ اعلان بڑے اچھے تھے۔ ایک یہ اعلان کہ پرولیٹریٹ آف دی ورلڈ یونائٹ (Proletariat of the world unite) اور

دوسرا یہ اعلان کہ To Each According to His Need پہلے اعلان کے مطابق یہ کہا گیا کہ دنیا کے غریب مزدور اور سب لوگ جن کا استحصال ہوا ہے وہ اکٹھے ہو جائیں ہم ان کی مدد کے لئے آ گئے ہیں اور دوسرے یہ کہ ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے گا۔ اب اس تفصیل میں مَیں اِس وقت نہیں جاؤں گا بہت دیر ہو جائے گی پھر کسی وقت موقع ملا تو دہرادوں گا ویسے تو مَیں اپنی مجلسوں میں باتیں کرتا رہتا ہوں کہ وہ جن کو انہوں نے کہا تھا ہم تمہاری مدد کے لئے آ گئے ہیں یعنی پرولیٹریٹ جن کا استحصال ہو رہا تھا۔ یورپ میں Hard core کمیونسٹوں سے بھی باتیں ہوئیں مَیں نے کہا تمہارا اعلان بڑا اچھا تھا لیکن یہ بتاؤ کہ وہ مظلوم اب بھی کیوں مظلوم ہے بلکہ اب تو تم نے اپنے مظلوموں کو بانٹ لیا اور کہا مظلوموں (پرولیٹریٹ) کا ایک حصہ امریکہ کے اثر کے ماتحت رہے گا حالانکہ امریکہ ایک سرمایہ دار ملک ہے اور ایک حصہ ہمارے اثر کے ماتحت رہے گا۔ جس وقت تم نے Zones of influence بنا لئے باہم Compromise کر لیا آپس میں معاہدے کر لئے تو پھر تمہارا یہ دعویٰ غلط ہو گیا اور تمہارا یہ اعلان ختم ہو گیا Proletairat of the World Unite۔ اسی طرح جہاں تک کمیونزم کے اس دعویٰ کا تعلق ہے کہ To Each According to His Need مَیں نے انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس ہیگ میں روسی جج سے بات کی۔ اب وہ چوٹی کا دماغ ہونا چاہیئے اور ہوگا ضرور اس میں کوئی شک نہیں۔ اُن سے مَیں نے کہا آپ نے اعلان کیا اور اچھا اعلان کیا۔ ہمیں یہ بہت پسند آیا کہ To Each According to His Need لیکن تمہارے لٹریچر میں کہیں بھی Need کی تعریف نہیں کی گئی اور اس کا عملاً نتیجہ یہ نکلا کہ چیکوسلاواکیہ کی ضروریات اور سمجھ لی گئیں اور وہائٹ رشیا کی اور سمجھ لی گئیں۔ مَیں نے ان سے کہا تم مجھے Need کی تعریف بتا دو میں تمہارا بڑا ہی ممنون ہوں گا۔ کئی منٹ تک بات کرتے رہے اِدھر اُدھر چکر لگاتے رہے لیکن Need کی تعریف کی طرف آئے ہی نہیں۔ وہاں دوسرے ممالک کے اور بھی ججز تھے وہ مسکرا رہے تھے کہ یہ شخص جواب نہیں دے سکتا۔ اس کے مقابلہ میں اسلام نے جو چیز بتائی ہے اور جو اصطلاح پیش کی وہ Needs نہیں بلکہ حق کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اُن کی اصطلاح تو خود قابل اعتراض بنتی ہے جب کہ اسلام کی پیش کردہ تعلیم بڑی حسین ہے۔ بہرحال یہ تفصیلی علم ہر احمدی

کو ہونا چاہیئے اور اسلام کی یہ تعلیم ہے جو دوسرے تمام مذاہب سے افضل ہے اپنے اکمل اور اتم ہونے کے لحاظ سے اور اس کے اندر کوئی نقص نہیں اور اس کا نظام ایسا ہے کہ قیامت تک مطہرین پیدا ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا ہے اس کو کوئی نہ مانے تو اس میں آپ کا یا میرا تو کوئی قصور نہیں۔ قرآن کریم نے اعلان کیا ہے کہ قیامت تک مطہرین پیدا ہوں گے جو خدا تعالیٰ سے اسرار قرآنی سیکھ کر دنیا کو بتائیں گے۔

اس زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفصیل کے ساتھ یا بیج کی شکل میں قرآن کریم کی جو تفسیر کی ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی جو تشریح کی ہے وہ بار بار ذہنوں میں تازہ کرنے کے لئے ہر جگہ بیان ہونی چاہیئے۔ جہاں بھی دو احمدی مل بیٹھیں وہاں اس کا ذکر ہونا چاہیئے لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے محض علمی فضیلت اور اکملیت اور اتمام کافی نہیں جب تک یہ دوسرا حصہ جو اس کے متوازی چل رہا ہے اس کا ظہور نہ ہو یعنی اسلام کے انوار اور برکات اور معجزات ظاہر نہ ہوں۔ آخر یہ بھی ایک معجزہ ہے اور بڑا زبردست معجزہ ہے۔ اگر تم سوچو کہ ایک بارہ سال کے بچے کو سچی خواب آتی ہے اور یہ برکت اسلام سے حاصل کی۔ ویسے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اسلام سے باہر بھی چونکہ خدا تعالیٰ اپنے سے دوری کو پسند نہیں کرتا اس لئے ان کو بتانے کے لئے کہ تم میرے قریب آ سکتے ہو ہر کس و ناکس کو خال خال سچی خواب آ جاتی ہے لیکن اس کثرت کے ساتھ کہ مہینوں میں سچی خوابوں کے دفتر بھر جائیں۔ خدا تعالیٰ کا یہ معاملہ صرف تعلیم قرآنی کی برکت سے اس گروہ کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ پیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی پیار کی جو باتیں ہیں اُن میں سے ہر ایک بیان بھی نہیں کی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کی بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں حق کو آدمی عام طور پر بیان کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے لیکن ساری جماعت کو تقویٰ کے ذریعہ اس گروہ میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے جو زندہ دلیل ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ اسلام میں انوار و برکات کا دریا بہاتا ہے اور اس کی برکتوں سے اگر انسان محروم ہے تو وہ اپنی ہی غفلت سے محروم ہے خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھنا چاہتا۔

اب دیکھو یہ کتنی زبردست برکت ہے اسلام کی کہ ۱۹۷۴ء میں اتنا کچھ ہو گیا اور جماعت

نے بحیثیت مجموعی یہ عہد کیا کہ ہم ان لوگوں کے لئے دُعائیں کریں گے بددُعا نہیں کریں گے۔
یہ اتنا زبردست معجزہ ہے کہ بعض افراد کو سمجھ ہی نہیں آ رہی۔ ہمارے پاکستان میں بڑے بڑے سمجھ دار لوگ کہتے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آتی یہ کیسے ممکن ہو گیا ضرور بیچ میں کوئی بات ہے۔ یہ ضرور والی بات تو پھر وہ کہانی ہو جائے گی جو دو دوستوں ایک اندھے اور ایک سوجاکھے کے درمیان کھانے پر واقع ہوئی تھی۔ کہتے ہیں ایک نابینا اور بینا کی کسی نے دعوت کی چنانچہ جیسا کہ طریق ہے کہ پرات میں ان کے سامنے پلاؤ اور زردہ رکھا گیا اور آمنے سامنے بٹھا کر کھانا کھلانا شروع کیا۔ جو نابینا تھا اس کے دل میں بدظنی پیدا ہوئی کہ مجھے تو نظر نہیں آ رہا معلوم ہوتا ہے اس نے مجھے محروم کرنے کے لئے دونوں ہاتھوں سے کھانا شروع کر دیا ہوگا (حالانکہ گلا تو ایک ہی ہے چاہے ہاتھ دو ہوں بہرحال) جب نابینا کے دل میں بدظنی پیدا ہوئی تو اس نے دو ہاتھوں سے جلدی جلدی کھانا شروع کر دیا۔ آنکھوں والا سمجھ گیا کہ اندھے کے دل میں بدظنی پیدا ہوگئی ہے چنانچہ اس نے کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیا اور کھانا کھانا چھوڑ دیا اور چپ کر کے بیٹھ گیا کہ تماشا دیکھوں۔ تھوڑی دیر دونوں ہاتھوں سے کھانے کے بعد نابینے نے سوچا اوہو اس کو تو یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ مَیں نے بھی دونوں ہاتھوں سے کھانا شروع کر دیا ہے ضرور اس نے اپنی چادر پر ڈالنا شروع کر دیا ہوگا تو وہ اس کو کہنے لگا بس بھی کر میرے واسطے بھی تو کچھ رہنے دے۔ پس جس طرح اس نابینے کو سمجھ نہیں آ رہی تھی سوجاکھے کی شرافت کی اسی طرح بعض لوگ ہیں جن کو ہماری شرافت کی سمجھ نہیں آ رہی۔ اس واسطے یہ بھی دعا کرو اُن کو ہماری شرافت کی سمجھ آ جائے۔
بعض لوگ بڑے آرام سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارا دماغ نہیں مانتا آپ کے ساتھ ہم نے یہ کچھ کر دیا ہو اور پھر بھی آپ ہمارے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ اُن کو کیا معلوم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس جماعت کے لئے دعائیں کی تھیں کہ یہ دُنیا کے لئے سکھ کے سامان پیدا کرنے والی جماعت ہو۔ یہ دُنیا کے لئے ترقیات کے سامان پیدا کرنے والی جماعت ہو۔ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہا پیار کرنے والا قادر وتوانا خدا ہے اُس نے ان دعاؤں کو سُنا اور اس جماعت کو پیدا کر دیا۔ ٹھیک ہے ہماری جماعت میں بعض منافق بھی ہیں اور کمزور بھی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے زمانے میں بھی بعض لوگ منافق اور کمزور تھے لیکن بحیثیت جماعت یہ ایک ایسی جماعت ہے جو کسی کو دُکھ دینا تو درکنار دُکھ دینے کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتی اور یہ ایک بہت بڑا معجزہ ہے اور اتنی بڑی برکت ہے جو اس جماعت نے اسلام کے ذریعہ حاصل کی تھی اس برکت کو ساری دُنیا حاصل کر سکتی ہے۔

پس علم حاصل کرو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علوم کا دریا بہا دیا ہے تاہم جیسا کہ کہا گیا تھا ہر ظرف اپنی استعداد کے مطابق علم حاصل کرے گا۔ ہر برتن اپنے ظرف کے مطابق بھر جائے گا پس علم کے ساتھ ساتھ اپنے لئے پاکیزگی کے سامان پیدا کرو تا کہ آپ کا نمونہ دوسروں کے لئے ہدایت کا موجب بنے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری جماعت کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ دُنیا کے لئے ایک نمونہ بنے۔ اس لئے آپ اس غرض کو پورا کر دیں دُنیا آپ سے آ کر چمٹ جائے گی اور آج نہیں کل پہچان لے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہماری نجات کے سامان پیدا کر دیئے ہیں لیکن ہم عاجز اور مسکین بندے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کر کے اس سے طاقت حاصل کرو۔ اپنی عقل اور فراست کی تیزی کے لئے بھی دعائیں کرو اور اپنے اعمال کی پاکیزگی اور اپنے دل اور روح کی۔ جماعت کے لئے بھی دعائیں کرو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے وہ اپنی رحمتوں سے نوازے اور جیسا کہ وہ چاہتا ہے ہماری ساری جماعت کو دُنیا کے لئے اسلام کی صداقت کی خاطر ایک نمونہ بناوے۔ اللّٰھم اٰمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴؍فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۲ تا ۶)

۞۞۞